

# فقہی حکم عقیقہ کا تربیتی تجزیہ و تحلیل

ڈاکٹر محمد لطیف مطہری<sup>۱</sup>

خلاصہ:

اسلام کے نقطہ نظر سے بچوں کو بچپن سے ہی ایک خاص مقام اور خصوصی حقوق حاصل ہیں اور والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس کی رعایت کرتے ہوئے ان کی سعادت کا راستہ ہموار کریں۔ ایک صالح بچے کی پرورش، اس کی صحیح تربیت اور اسے مطلوبہ سعادت اور کمال تک پہنچانا پیدائش کے لمحے سے ہی شروع ہو جاتا ہے جیسا کہ بچے کی پیدائش کے بعد اس کے کان میں اذان اور اقامت پڑھنا، اس کا اچھا نام رکھنا اور بچے کی اچھی تربیت کے لئے سمعی و کوشش کرنا وغیرہ تاکہ فرزند کی صحیح تربیت کر کے اس کے اندر خالص پاک انسانی صفات رشد اور شکوفا ہو سکے۔ دین اسلام نے جن چیزوں کا حکم زیادہ تاکید کے ساتھ بیان کیا ہے ان میں سے ایک بچے کی ولادت کے بعد اس کے لئے عقیقہ کرنا ہے۔ مشہور شیعہ فقہاء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے لیکن بعض فقہاء بشمول سید مرتضی اور ابن جنید اسکافی کے نزدیک عقیقہ واجب ہے۔ اہل سنت کے ہاں جیسے شافعی اور مالکی کے مطابق بھی عقیقہ کرنا مستحب ہے۔ فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل ایک عقلی کاؤش ہے جو قرآن و سنت، استدلال اور تجربے سے حاصل کردہ حقائق پر مبنی ہے تاکہ احکام کے اسباب، اسرار اور حکمت کی بررسی کے ساتھ ساتھ تربیتی پہلو سے احکام فقہی پر عملی پابندی کے اثرات و نتائج کو پیش کر سکے۔ موجودہ اور گذشتہ فقہاء نے بھی بعض فقہی احکام کی تربیتی تحلیل و تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے لیے آلات اور منابع کی ضرورت ہے، جن میں سب سے اہم آیات، روایات، عقل اور بعض انسانی علوم جیسے علم نفسیات اور علم تعلیم و تربیت ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے ایک تربیتی موضوعات میں شرعی حکم اخذ کرنے میں مدد اور، تربیتی موضوعات میں ثانوی فقہی عنوانات کا تعین کرنا شامل ہیں۔ اس مقالہ میں فقہی حکم عقیقہ کا تربیتی تجزیہ و تحلیل پیش کیا گیا ہے۔

**کلیدی کلمات:** عقیقہ، شرعی حکم، مستحب موکد، تربیتی تجزیہ و تحلیل، تربیت فرزند۔

<sup>۱</sup> پی ایچ ڈی فقہ تربیتی، اسلامک ریسرچ اسکالر جامعہ المصطفی العالمیہ

## مقدمہ:

فرزند اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا شدہ ایک نعمت ہے جو پیدا ہونے پر اپنے والدین اور رشتہ داروں کے لیے خوشی اور مسرت کا باعث بنتا ہے۔ تاہم، سالتوں دن بھیڑ کی قربانی ایک الہی اور پرانی سنت ہے، جسے عقیقہ سمجھا جاتا ہے جو بچوں سے مختلف قسم کی آفات اور بلاوں کو دور کر دیتا ہے جس کی بنابر والدین کو اس کی چیز کی تائید کی گئی ہے۔ درحقیقت فرزند کے لئے عقیقہ کرنا مستحب موکد ہے جس کا ذکر بہت سی احادیث میں آیا ہے کہ اس سے بچے سے آفات دور ہوں گے اور خداوند متعال بچے کی طرف توجہ کرے گا۔ یہاں تک کہ عقیقہ کرنا اہل سنت کے ہاں جیسے شافعی اور مالکی کے مطابق بھی مستحب ہے۔

بعض افراد کا خیال ہے کہ عقیقہ کرنا جاہلیت کے زمانے کی ایک ثقافت اور رسم ہے جسے دین اسلام نے بھی اس کے اجتماعی آثار کو مد نظر رکھتے ہوئے قبول کیا ہے جیسا کہ دین اسلام سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر وحی نازل ہوئی کہ وہ اپنے بیٹے کو قربان کریں، لیکن قربانی کے وقت اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کے مقابلہ میں ایک بھیڑ بھیجا۔ لہذا یہ کہا جاسکتا ہے کہ عقیقہ ایک پرانی رسم ہے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانے سے چلی آ رہی ہے اور زمانہ جاہلیت میں اس میں تبدیلیاں آئی ہیں۔

فقہی احکام کا تربیتی تحلیل و تجزیہ ایک ایسا موضوع ہے جو مستند اسلامی آخذ یعنی قرآن و سنت، نیز استدلال اور تجربے سے استفادہ کرتے ہوئے، فقه کے اسرار، حکموں، نتائج اور فقہی احکام کی تربیتی اثرات سے بحث کرتا ہے۔ حدود کے لحاظ سے فقہی احکام کی تربیتی تجزیے میں تربیتی موضوعات اور عمومی موضوعات دونوں شامل ہیں۔ کیونکہ فقه ایک ایسا علم ہے جسے انسانی تعلیم کے مختلف شعبوں میں موثر طریقے سے استعمال کیا جاسکتا ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے لیے آلات اور منابع کی ضرورت ہے، جن میں سب سے اہم آیات و روایات، عقل، اور بعض انسانی علوم جیسے علم نفیات اور علم تعلیم و تربیت ہے۔ فقہی احکام کے تربیتی تجزیے کے بہت سے فوائد ہیں جن میں سے ایک تربیتی موضوعات میں شرعی حکم اخذ کرنے میں مدد اور، تربیتی موضوعات میں ثانوی فقہی عنوانات کا تعین کرنا شامل ہیں۔

اسلامی علوم میں فقه کو ایک خاص مقام اور وقار حاصل ہے، کیونکہ یہ علم ایک مسلمان شخص کی روزمرہ کی زندگی میں کاربردی اور عملی علم ہے، کیونکہ انسان کے تمام اعمال احکام غیرہ سے خالی نہیں ہے۔ دوسری طرف، تربیتی علوم بھی ایک عملی علم ہے جس میں ہر عمر اور زندگی کے دورانیے میں انسانی وجود کے تمام پہلوؤں کو شامل ہے۔ فقه اور علوم تربیتی کے درمیان تعامل اور ہم آہنگی کے وسیع شعبے ہیں، اور ان شعبوں میں سے ایک فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل ہے۔ فقه کا تربیتی تجزیہ و تحلیل اسلامی تعلیم و تربیت میں ایک نیا شعبہ ہے جس کے لیے مختلف زاویوں اور جہتوں سے تحقیق کی ضرورت ہے۔

موجودہ اور گذشتہ فقهاء میں سے بعض حضرات نے بعض فقہی احکام کی تربیتی تخلیل و تجزیہ پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔ مثال کے طور پر شہید ثانی (رہ) حضانت کو دک کے بحث میں بچہ کے سرپرست کے ثقہ ہونے کی ضرورت اور فاسق شخص کے سرپرستی کے عدم جواز پر بحث کرتے ہوئے فرماتے ہیں : فاسق شخص کی سرپرستی جائز نہیں ہے اور یہ استدلال اور تجزیہ کرتا ہے کہ فاسق کے لیے بچہ کی پرورش جائز نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے عدم خیانت کے حوالے اطمینان حاصل نہیں ہے اور بچہ کی سرپرستی کیسے لئے اس کا فالدہ بھی نہیں ہے کیونکہ بچہ اس کے رفتار کے مطابق پروان چڑھتا ہے اور اسی کے اعمال سے ہی متاثر ہوتا ہے۔ ایک چھوٹا بچہ خالی زمین کی مانند ہے جو اس میں رکھی ہوئی چیز کو قبول کر لیتی ہے۔<sup>۱</sup>

علامہ حلی (رہ) والدین کو سات سال کی عمر میں بچوں کو احکام سکھانے اور دس سال کی عمر میں مزید تائید کرتے ہوئے کچھ اس طرح تخلیل کرتے ہیں : جب بچہ سات سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کے والد پر لازم ہے کہ وہ اسے طہارت، باجماعت نماز اور اس میں حاضری کی تعلیم دے تاکہ وہ ان کا عادی ہو جائے، کیونکہ اس عمر میں بچہ ممیز ہو جاتا ہے اور جب بچہ دس سال کا ہو جائے تو اسے ان احکام پر عمل کرنے پر مجبور بھی کیا جاسکتا ہے اگرچہ اس پر جب تک وہ بالغ نہ ہو نمازو غیرہ واجب نہیں ہے۔ کیونکہ اس طرح سے بچہ کی تعلیم و تربیت کرنے سے اس کے لئے سختی اور مشقت کا باعث نہیں بنتا بلکہ بالغ ہونے تک اس کی عادت بن جاتی ہے اور یہ گویا فرزند کے حق میں ایک قسم کا احسان اور لطف ہے۔<sup>۲</sup>

مرحوم صاحب جواہر (رہ) سات سال کے بعد فرزند کی حضانت کے بحث میں تخلیل کرتے ہوئے فرماتے ہیں : سات سالگی کے بعد اگر فرزند لڑکی ہے تو اس کی پرورش مال کے پاس ہوگی اور اگر فرزند لڑکا ہے تو اس کی پرورش باپ کے پاس ہوگا کیونکہ تعلیم و تربیت کے اعتبار سے لڑکے کی تعلیم و تربیت کے لئے باپ اور لڑکی کی تعلیم و تربیت کے لئے مال زیادہ موزوں اور مناسب ہے۔<sup>۳</sup>

ان میں سے بچے کے بارے میں مرحوم نراثی (رہ) کا تجزیہ و تخلیل زیادہ جامع ہے وہ اس تناظر میں لکھتے ہیں : جب بچہ ممیز ہو جائے تو اسے نماز، طہارت اور رمضان کے بعض ایام میں روزے رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے، نیز اصول دین اور ہر وہ چیز جس کی اسے ضرورت ہو اس کی تعلیم دی جاتی ہے، کیونکہ جب بچہ پہنچنے میں ہی اسلامی آداب اور احکامات پر شائستہ طریقہ سے عمل کرنے کے عادی ہوں تو بلوغ کے بعد یہ چیزیں بچے کے اندر ملکہ بن جاتا ہے جس کے نتیجے میں وہ ایک نیک اور صالح انسان بن جاتا ہے۔ لیکن اس کے بر عکس اگر اس کی پرورش ہو جائے اور وہ بیہودہ اور غلط کاموں کے عادی ہو جائے تو بلوغ کے بعد ایک فاسق و فاجر انسان کی

<sup>۱</sup> شہید ثانی، مسائل الافہام، ج ۸، ص ۳۲۳

<sup>۲</sup> علامہ حلی، مذکورة الفضلاء، ج ۲ ص ۳۳۵۔

<sup>۳</sup> نجفی، جواہر الكلام، ج ۱، ص ۲۹۱۔

شکل میں معاشرے کا حصہ بن جائے گا اور اس سے ایسے ایسے کام سرزد ہوں گے جس کے نتیجہ میں اس کے والدین کی بدنامی ہو گی۔ المذاہر باپ پر لازم ہے کہ وہ اپنے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت میں کوتاہی نہ کرے کیونکہ وہ خدا کی امانت ہے، اس کا دل پاک و پاکیزہ ہوتا ہے، اس کی روح کسی بھی کردار سے پاک ہے، اور اس میں نیکی اور بدی کو اختیار کرنے کی صلاحیت موجود ہے، اور یہ اس کے والدین ہیں جو اسے اچھے اور برے میں سے کسی ایک کی طرف مائل کرتے ہیں۔ ایسا کچھ نہ نہیں ذکر ہوئے ان میں فقہاء نظام نے مختلف تربیتی موضوعات میں اپنا تحلیل و تجزیہ پیش کیا ہے۔

### لغت میں عقیقہ سے مراد:

"عقیقہ" "عن" کے مادہ سے ہے اور یہ نوزاد بچے کے سر کے بالوں کو کہتے ہیں جن کے ساتھ یہ نوزاد پیدا ہوا ہے، چاہے وہ انسانی بچہ ہو یا جانور، لیکن ابھی یہ اس جانور کا نام بن گیا ہے جسے کسی نو مولود کی پیدائش کے ساتوں دن ذبح کیا جاتا ہے۔<sup>۱</sup> عقیقہ، "عن" کے مادہ سے ہے جس کا مطلب کسی چیز کو پھاڑنا ہے۔ بچے کے بالوں کو بھی عقیقہ کہتے ہیں کیونکہ بالوں کی وجہ سے اس کے سر کی جلد پھٹ جاتی ہے۔

### فقہی اصطلاح میں عقیقہ سے مراد

فقہاء کی ایک جماعت کے مطابق عقیقہ سے مراد بچے کی پیدائش کے وقت بھری کاذبح کرنا ہے۔<sup>۲</sup> بعض دیگر فقہاء کے مطابق عقیقہ سے مراد وہ جانور ہے جو بچے کی پیدائش کی خاطر ذبح کیا جاتا ہے چاہے بچہ لڑکا ہو یا لڑکی۔<sup>۳</sup>

### عقیقہ کی اہمیت

مشہور شیعہ فقہاء کے نزدیک عقیقہ مستحب ہے۔ امام خمینی (رہ) تحریر الوسیلہ میں لکھتے ہیں کہ عقیقہ لڑکوں اور لڑکیوں دونوں کے لیے مستحب موکد ہے۔ (من المستحبات الأكيدة العقيقة للذكر والأئمۃ....)<sup>۴</sup> لیکن بعض فقہاء بشمول سید مرتضی (رہ)

<sup>۱</sup> ازرق، جامع السعادات، ج ۱، ص ۲۷۲-۲۷۳۔

<sup>۲</sup> طریحی، فخر الدین، مجمع البحرین، ج ۵، ص ۲۱۵۔

<sup>۳</sup> طوسی، المبسوط فی فقہ الإمامیة، محقق، مصحح، کشن، سید محمد تقی، ج ۱، ص ۳۹۳۔

<sup>۴</sup> شریف مرتضی، علی بن حسین موسوی، الانصار فی انفرادات الإمامیة، ص ۳۰۶۔

<sup>۵</sup> خمینی، روح اللہ، تحریر الوسیلہ، ج ۲، ص ۳۸۸۔

اور ابن جنید اسکافی (ره) کے نزدیک عقیقہ واجب ہے۔<sup>۲</sup> بعض روایات کے مطابق عقیقہ واجب ہے جن میں سے بعض کی طرف ہم یہاں اشارہ کرتے ہیں: (عَنْ عَلَى بْنِ أَبِي حَمْرَةَ عَنِ الْعَبْدِ الصَّالِحِ قَالَ: الْعَقِيقَةُ وَاجِبَةٌ إِذَا وُلِدَ لِلرَّجُلِ وَلَدُ فَإِنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْمِيَهُ مِنْ يَوْمِهِ فَعَلَ) <sup>۳</sup> راوی امام کاظم علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: عقیقہ واجب ہے، جب بھی کسی کے ہاں پیٹا پیدا ہو جائے تو وہ اسی دن اس پیچے کا نام انتخاب کر سکتا ہے۔ (عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: سَأَلَتْهُ عَنِ الْعَقِيقَةِ أَوْاجِبَةٌ هِيَ قَالَ نَعَمْ وَاجِبَةً) <sup>۴</sup> راوی نے امام صادق علیہ السلام سے عقیقہ کے بارے میں پوچھا کیا عقیقہ واجب ہے؟ حضرت نے فرمایا ہاں واجب ہے۔ (عَنْ أَبِي خَدِيْجَةَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ: كُلُّ إِنْسَانٍ مُرْتَهَنٌ بِالْفُطْرَةِ وَ كُلُّ مَوْلُودٍ مُرْتَهَنٌ بِالْعَقِيقَةِ) <sup>۵</sup> راوی امام صادق علیہ السلام سے نقل کرتے ہیں: آپ نے فرمایا: ہر انسان رمضان المبارک کی فطرہ پر اور ہر نو مولود اس کے عقیقہ پر منحصر ہے۔ (عَنْ عُمَرَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُهُ يَقُولُ كُلُّ امْرِئٍ مُرْتَهَنٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِعَقِيقَتِهِ وَالْعَقِيقَةُ أَوْجَبُ مِنَ الْأَضْحِيَةِ) <sup>۶</sup> راوی امام صادق علیہ السلام سے روایت کرتے ہیں: میں نے آپ کو فرماتے ہوئے سننا: قیامت کے دن ہر شخص اپنے عقیقہ پر منحصر ہے اور یہ عقیقہ قربانی سے زیادہ واجب ہے۔ مشہور فقهاء کے مطابق پیچے کی پیدائش کے ساتویں دن ایک بکری ذبح کرنا مستحب ہے۔ پیچے کو آفات سے بچانے کے لیے عقیقہ کرنا اور اس کا گوشت کم از کم دس لوگوں کو کھلانا چاہیے۔ مستحب ہے کہ ولادت کے ساتویں دن عقیقہ کیا جائے اور کسی وجہ یا بغیر کسی وجہ کے تاخیر کرنے سے عقیقہ ساقط نہیں ہوتا، بلکہ اگر اس کا عقیقہ نہ ہو اور وہ بالغ ہو جائے تو اپنی طرف سے خود عقیقہ کرے، اور خود اپنی زندگی میں اپنا عقیقہ نہ کرے تو اس کی موت کے بعد اس کا عقیقہ کر سکتے ہیں اور ضروری ہے کہ عقیقہ اونٹ، گائے یا دنبے یا بکرے کا ہو۔ عقیقہ کامناسب وقت ساتویں دن ہے اور اگر کسی وجہ سے ساتویں دن نہ کیا گیا تو اس کے بعد کیا جاتا ہے اور اگر

<sup>۱</sup> محققین کا ایک گروہ، موسوعہ احکام الا قال و ادلهہ۔

<sup>۲</sup> شریف مرتفعی، علی بن حسین موسوی، الانصاری انفرادات الإمامیۃ، ص ۳۰۶۔

<sup>۳</sup> حرم عاملی، وسائل الشیعہ، ج ۲۱، ابواب احکام الاولاد، باب ۳۸، ح ۵، ص ۳۱۳، ط آل البيت۔

<sup>۴</sup> ايضاً۔

<sup>۵</sup> ايضاً، ح ۲، ص ۳۱۳۔

<sup>۶</sup> ايضاً، ح ۱، ص ۳۱۲۔

<sup>۷</sup> علامہ حلی، حسن بن یوسف بن مطہر، مختف الشیعۃ فی احکام الشریعۃ، ج ۷، ص ۳۰۳۔ حلی، ابن اوریس، محمد بن منصور بن احمد، السرایر الماوی تحریر الفتاوی، ج ۲، ص

<sup>۸</sup> شیخ طوسی، الخلاف، محقق، مصحح، علی خراسانی، سید جواد شهرستانی، مهدی طنجف، مجتبی عراقی، ج ۲، ص ۲۷۔ حلی، تیجی بن سعید، الجامع للشرائع، ص ۲۵۸۔ حسین

<sup>۹</sup> روحانی قمی، سید صادق، فتنہ الصادق (ع)، ج ۲۲، ص ۲۸۷۔

اس شخص کے لیے نہ کیا گیا تو وہ شخص بلوغت کے بعد اپنے لیے عقیقہ کرتا ہے۔ بڑھا پے اور میت کا عقیقہ بھی مستحب ہے۔ عقیقہ کی قیمت میں صدقہ دینا عقیقہ کے لیے کافی نہیں ہے۔

حدیث میں مذکور ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ عقیقہ کے لیے جانور کی بہت تلاش کی ہے لیکن مل نہیں سکا پس آپ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں کہ اس کی قیمت صدقہ کر دی جائے آپ نے فرمایا: پھر تلاش کرو اور کہیں سے حاصل کرو کیونکہ حق تعالیٰ خون بہانے اور کھانا کھلانے کو دوست رکھتا ہے۔ ایک اور حدیث میں ہے کہ امام (ع) سے پوچھا گیا کہ جو بچہ پیدائش کے ساتویں دن مر جائے تو کیا اس کا عقیقہ کرنا واجب ہے؟ فرمایا کہ اگر ظہر سے پہلے فوت ہو تو نہیں کرنا چاہیے لیکن اگر ظہر کے بعد فوت ہو جائے تو اس کا عقیقہ کرنا چاہیے۔

عقیقہ کے روحانی اور معنوی اثرات کو دیکھتے ہوئے حضرت زہر اسلام اللہ علیہا نے خود کو اس کا پابند سمجھا اور اپنی اولاد کو اس کے روحانی والی فوائد سے مستفید کیا۔ حضرت زہر اسلام اللہ علیہا کی زندگی سے جو روایات منقول ہوئی ہیں ان میں ارشاد ہے: «إِنَّ فَاطِمَةَ (س) عَقَّتْ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ (ع)» احضرت فاطمہ سلام اللہ علیہا نے حسن و حسین (علیہما السلام) کا عقیقہ انجام دیا۔ "اس معاملے کی طرف حضرت زہر اسلام اللہ علیہا کی خصوصی توجہ اور بچوں کی زندگی اور روح میں اس کی اہمیت اس وقت زیادہ واضح ہو جاتی ہے جب ہم جانتے ہیں کہ اگرچہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے امام حسن اور امام حسین (علیہما السلام) کا عقیقہ کیا تھا، جیسا کہ روایت میں ذکر ہوا ہے: "سَمِّيَ رَسُولُ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلَّهِ وَسَلَّمَ) حَسَنًا وَ حُسَيْنًا (علیہما السلام ) يَوْمَ سَابِعِهِمَا وَعَقَّ عَنْهُمَا شَأَةً شَأَةً" ۱ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتویں دن حسن اور حسین (علیہما السلام) کا نام رکھا اور ان میں سے ہر ایک کی طرف سے ایک گوسفند کا عقیقہ کیا۔ لیکن حضرت زہر اسلام اللہ علیہا نے بھی اپنی طرف سے عقیقہ انجام دیا۔ یہ بھی منقول ہے: «عَقَّ رَسُولُ اللَّهِ (ص) عَنِ الْحَسَنِ بِيَدِهِ» ۲ پغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے امام حسن (علیہ السلام) کا عقیقہ کیا۔ اس بنا پر شیخ حرامی نے کتاب وسائل الشیعہ میں ایک فرزند کے لئے متعدد عقیقہ کے جواز کا حکم دیا ہے۔ المذاوالدین کو چاہیے کہ وہ حضرت زہر اسلام اللہ علیہا کو اسوہ قرار دیتے

۱اصدوق، محمد بن علی، عيون اخبار الرضا علیہ السلام، ج ۲، ص ۳۶۵۔

۲کلینی، محمد بن یعقوب، الکافی، ج ۲، ص ۳۳، ح ۵

۳حر عاملی، محمد بن حسن، تفصیل وسائل الشیعہ تخلیص مسائل الشیعہ، ج ۲۱، ص ۳۳۰۔

ہوئے اپنے بچوں کے جسمانی اور روحانی سلامتی کی خاطر سرمایہ گذاری کریں جو کہ بہت زیادہ اہمیت کی حامل ہے اور اپنی اولاد کی زندگی کا آغاز قرب الہی سے کریں۔

احادیث میں عقیقہ کی تاکید سے یہی بات سمجھ میں آتا ہے کہ اسلامی ثقافت میں عقیقہ کی بہت زیادہ اہمیت ہے اور اس کے نتیجے میں بہت سے اچھے کام ہوتے ہیں۔ امام صادق علیہ السلام س ایک روایت میں عقیقہ کی اہمیت کے بارے میں فرماتے ہیں: «کُلْ مَوْلُودٍ مُّرْبَّهٗ بِالْعَقِيقَةِ» اس روایت کے مطابق یہ کہا جاسکتا ہے کہ بچے کے جسمانی اور روحانی سلامتی اسی قربانی پر منحصر ہے۔ واضح رہے کہ اس معاملے میں جہاں تک احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ قربانی صرف بچوں کے ساتھ مختص نہیں ہے۔ یعنی اگر کسی نے بچپن میں عقیقہ انعام نہیں دیا ہو تو بھی اس کی صحت و سلامتی کا انحصار قربانی پر ہے۔ بعض اوقات کسی شخص کو تکلیفیں اور بیماریاں آتی ہیں جو بہت مسلسل اور پریشان کرنے ہوتی ہیں اور منطقی طور پر قابل قبول نہیں ہوتیں، اس کی ایک وجہ بچپن میں عقیقہ نہ کرنا بھی ہو سکتا ہے۔ روایت میں آیا ہے کہ ایک شخص نے امام صادق علیہ السلام سے پوچھا: «إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَدْرِي كَانَ أَبِي عَقَّ عَنِّي أَمْ لَا قَالَ فَأَمَرَنِي أَبُو عَبْدِ اللَّهِ (ع) فَعَقَقْتُ عَنْ نَفْسِي وَأَنَا شَيْخٌ»<sup>۱</sup> میں اس بات سے واقف نہیں ہوں کہ میرے والد نے میرا عقیقہ انعام دیا ہے یا نہیں؟ امام نے فرمایا: اپنے لیے عقیقہ کرو۔ میں نے اپنے لئے عقیقہ کیا جکہ میں بوڑھا ہو چکا تھا۔ درحقیقت امام کا بوڑھا پے میں عقیقہ کرنے کا حکم دینا اس کی اہمیت کو ظاہر کرتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ یہ ذمہ داری انسان کے کندھوں پر ہے اور یہ ذمہ داری اس وقت تک ساقط نہیں ہوتا جب تک یہ کام انعام نہ پائے۔

عقیقہ کے بارے میں مذکورہ دعاؤں میں ایسے نکات ہیں جو غیر مادی امور کے حوالے سے اس کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ «اللَّهُمَّ عَقِيقَةٌ عَنْ فَلَانٍ لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَ دَمُهَا بِدَمِهِ وَ عَظْمُهَا بِعَظْمِهِ اللَّهُمَّ اجْعَلْهُ وِقَاءً لِآلِ مُحَمَّدٍ (ص)

اے اللہ: یہ اس شخص کا عقیقہ ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کے مقابلہ میں اسکی ہڈی اس کی ہڈی کے مقابلہ میں اور اس کا خون اس کی خون کے مقابلہ میں۔ اے اللہ اس قربانی کو آل محمد (ص) کی حفاظت کا ذریعہ بنادے۔ «إِذَا ذَبَحْتَ فَقُلْ.. الشُّكْرَ لِرِزْقِهِ وَ الْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهِ عَلَيْنَا؛ جب تم ذبح کرو تو ہم کو کہ اے اللہ میں یہ قربانی اس نعمت کے شکر میں ذبح کر رہا ہوں جو تو نے ہمیں عطا کی ہے اور اس علم اور معرفت کی خاطر جو ہمارے اوپر تیرافضل ہے۔ «لَكَ سُفِكَتِ الدَّمَاءُ لَا شَرِيكَ لَكَ وَ الْحَمْدُ لِلَّهِ

<sup>۱</sup>اصدوق، ۱۳۱۳، ج ۳، ص ۳۸۳۔

<sup>۲</sup>کلمینی، محمد بن یعقوب، الکافی، ج ۲، ص ۲۵۔

رَبُّ الْعَالَمِينَ اللَّهُمَّ اخْسِأْ الشَّيْطَانَ الرَّجِيمِ؛ اے معبود تیرے لیے خون بھایا جاتا ہے، تیرا کوئی شریک نہیں اور تمام تعریفیں آپ کی ذات کے ساتھ مختص ہے۔ اے معبود شیطان کو ذلیل کر دے۔<sup>۱</sup>

ان دعاوں میں جو باتیں بیان ہوئی ہیں وہ یہ ہیں کہ یہ قربانی بچ کی صحت اور سلامتی کے مقابلہ میں ایک فدیہ ہے اور دوسرا نکتہ یہ کہ یہ قربانی بچ کی طرف سے ہے اور اس کی نیت کے مطابق ذبح کی گئی ہے اور اس کی نیت قرب خداوند کو حاصل کرنا ہے۔ ایک اور نکتہ یہ ہے کہ عقیقہ کی اس دعائیں خدا سے یہ تقاضا کیا جاتا ہے کہ وہ شیطان کو ذلیل کر دے۔ درحقیقت عقیقہ اس نیت سے کیا جاتا ہے کہ بچ کی جسمانی اور روحانی سلامتی کے حصول کے ساتھ ساتھ قرب خداوندی اور شیطان اس سے دور ہو۔

### عقیقہ کرنے کی حکمت

اس حکم میں بھی دیگر احکام کی طرح حکمت پوشیدہ ہیں۔ ہم ان میں سے دو حکمتوں کا ذکر احادیث کی روشنی میں بیان کرتے ہیں۔  
۱۔ فرزند کی صحت و سلامتی

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: جب تم عقیقہ کرو تو ہو: اے اللہ: یہ اس شخص کا عقیقہ ہے اس کا گوشت اس کے گوشت کے مقابلہ میں اسکی ہڈی اس کی ہڈی کے مقابلہ میں اور اس کا خون اس کی خون کے مقابلہ میں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہر بیٹا (بچہ) اپنے عقیقہ پر منحصر ہے، جو اس کے لیے ساتویں دن ذبح کیا جاتا ہے"۔

امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں: «کُلُّ مَوْلُودٍ مُرْتَهِنٌ بِالْعَقِيقَةِ»<sup>۲</sup> ہر بچہ اپنے عقیقہ کے عوض گروی ہے۔

### ۲۔ مسلمانوں کو کھانا کھلانا

بعض روایات کے مطابق عقیقہ کی حکمتوں میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ مسلمانوں کے لیے کھانے کا دستر خوان بچایا جائے۔ البتہ یہ بات واضح ہے کہ یہ اچھا سلوک بچ کے مستقبل پر بھی اثر انداز ہوتا ہے اور اس عمل میں خدا کا ایک قسم کا شکر بھی مضر ہے۔ امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: "تولد کے ساتویں دن بچے کا عقیقہ کرو... عقیقہ کو اس کی ہڈیوں کو توڑے بغیر ٹکڑے کر دو، اور کھانا پکانے کے بعد مسلمانوں کے ایک گروہ کو (تیار شدہ کھانا کھانے کی) دعوت دو۔"<sup>۳</sup>

<sup>۱</sup> مجلسی، محمد باقر، مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول، ج ۲۱، ص ۵۶ و ۵۷۔

<sup>۲</sup> صدقہ، ۱۳۱۳، ج ۳، ص ۸۸۳۔

<sup>۳</sup> طویل، تہذیب الأحکام، محقق، مسیح، موسیٰ خرسان، حسن، ج ۷، ص ۳۲۲۔

عقيقة کے گوشت کا ایک چوتھائی دائی کو دے اور اگر دائی نہ ہو تو بچے کی ماں جس کو چاہے دے اور دس مسلمانوں کو کھانے پر بلائے اور اگر زیادہ ہو تو زیادہ بہتر! "عبداللہ بن بکیر کہتے ہیں: ہم امام صادق علیہ السلام کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ کے چچا کی طرف سے ایک قاصد آیا اور کہا: آپ کے پچھا نے پوچھا ہے: ہم نے اپنے بیٹے کا عقيقة کرنا تھا لیکن ہمیں کوئی حیوان نہیں ملا۔ اب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ کیا ہم یہ رقم صدقہ کر دیں؟ امام نے فرمایا: نہیں؛ خدا کو بچے کی پیدائش کے لیے خون بہانا اور دوسروں کو کھانے کی دعوت دینا پسند ہے" ۱

### عقيقة کے آداب اور شرائط

عقيقة کرنے والے جانور اور بچے کی جنسیت کا ایک ہونا ضروری ہے یعنی اگر بچہ لڑکا ہو تو عقيقة کسی نر جانور کا ہو اور اگر بچہ لڑکی ہو تو عقيقة کسی مادہ جانور کا ہو اس بارے میں مختلف روایات موجود ہیں۔ امام صادق علیہ السلام سے منقول ہے: اگر بچہ لڑکا ہو تو اس کے لئے کسی نر جانور کا عقيقة کرو اور اگر بچہ لڑکی ہو تو اس کے لیے مادہ جانور سے عقيقة کرو۔ ۲ البتہ ایک اور روایت میں امام صادق علیہ السلام سے لڑکی اور لڑکے کے عقيقة کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: "لڑکی اور لڑکے کا عقيقة ایک جیسا ہے اور اس میں کوئی فرق نہیں ہے۔" ۳ روایات کے مطابق فقہا بھی اس مسئلہ میں یکساں رائے نہیں رکھتے ہیں۔ اس لیے بعض فقهاء نے کہا ہے: لڑکے کے لیے نر بھیڑ اور لڑکی کے لیے مادہ بھیڑ ذبح کی جائے ۴ اور عقيقة بھی صرف بھیڑ کا ہو۔ البتہ بعض دوسرے فقهاء کے مطابق: بہتر یہ ہے کہ عقيقة پہلے بھیڑ پھر اونٹ اور پھر کسی بھی ایسی جانور کی ہو جس کی قربانی کی جاسکتی ہو۔ ۵ بعض فقهاء کے مطابق مستحب ہے کہ لڑکے کا عقيقة نر جانور اور لڑکی کا عقيقة کسی مادہ جانور کے ذریعہ کیا جائے لیکن اگر جانور فرزند کے جنس کے مطابق نہ بھی ہو تو بھی کافی ہے۔ ۶

۱ صدوق، من لا يحضره الفقيه، محقق، مصحح، غفاری، علی اکبر، ج ۳، ص ۳۸۲۔

۲ مکینی، کافی، ج ۲، ص ۲۵

۳ ابن بابویہ، محمد بن علی، من لا يحضره الفقيه، محقق، مصحح، غفاری، علی اکبر، ج ۳، ص ۳۸۵۔

۴ مکینی، کافی، ج ۲، ص ۲۶

۵ طوسی، محمد بن علی بن حمزہ، الوسیطۃ النیل الفضیلۃ، محقق، مصحح، محمد حسون، ص ۳۱۶۔

۶ الوسیطۃ النیل الفضیلۃ، ص ۳۱۶

۷ عاملی، شہید ثانی، زین الدین بن علی، الروضۃ البیہیۃ فی شرح المتعۃ الد مشقیۃ ج ۵، ص ۳۲۸۔

فقہاء کی مختلف روایات اور اقوال کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر کسی کا عقیقہ کرنا ہو تو بہتر بھیڑ ہے لیکن اگر دوسرے جانور جسے گائے یا اونٹ وغیرہ سے عقیقہ کرنا چاہیے تو یہ بھی کافی ہے۔ نیز فرزند اور عقیقہ کے جانور کے درمیان جنسیت اگر یکساں ہو تو یہ بہت ہی افضل ہے لیکن اگر جنسیت کے اعتبار سے ان میں فرق ہو تب بھی کوئی حرج نہیں اور یہ کافی ہے۔

بعض فقهاء کے مطابق جس جانور کا عقیقہ کیا جائے اس میں قربانی کی شرائط ہونی چاہئیں۔ یعنی عیب دار اور کمزور نہ ہو، اس کی عمر ۳ کی بھی رعایت کی جائے، لیکن اگر قربانی کی یہ شرائط موجود نہ ہوتے بھی کافی ہے۔ جیسا کہ امام صادق علیہ السلام فرماتے ہیں "بے شک عقیقہ، ایک گوسفند کی گوشت ہے (یعنی مقصد گوشت ہے) عقیقہ کے لیے کوئی بھی گوسفند ذبح کیا جائے کافی ہے، لیکن جتنی موٹی ہو، اتنا ہی بہتر ہے"۔

ضروری ہے کہ عقیقہ کا جانور اگر اونٹ ہے تو پانچ سال کا یا چھٹے سال میں یا اس سے زیادہ عمر کا ہو، اگر بکری ہے تو ایک سال کی یا دوسرے سال میں یا اس سے زیادہ عمر کی ہو اور اگر بھیڑ ہے تو کم از کم چھ یا سات ماہ کی ہونی چاہیے اور سات ماہ پورے ہو چکے ہوں تو زیادہ بہتر ہے نیز جانور خصی نہیں ہونا چاہیے اور سینگ ٹوٹا، کان کٹا، لاغر، اندھا اور لولا لگنٹرا بھی نہیں ہونا چاہیے اور اگر لگنٹرا ہو تو اپیانہ ہو کہ چل پھرنہ سکے

عقيقة کی دعا

روایت کے مطابق عقیقہ کرتے وقت اس دعا کو پڑھنا چاہیے: «بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ الْأَكْبَرِ عَقِيقَةٌ عَنْ فُلَانٍ، لَحْمُهَا بِلَحْمِهِ وَدَمُهَا بِدَمِهِ، وَعَظْمُهَا بِعَظْمِهِ اللَّهُمَّ اجْعِلْهَا وِقَاءً لِأَلِّيْ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامِ» خدا کے نام سے، اے معبدو! یہ عقیقہ فلاں کی طرف سے ہے اسکا گوشت کا اسکا خون اسکے خون کا اسکی ہڈیاں اسکی ہڈیوں کا بدلہ ہے اے معبد تو اسے آل محمد کیلئے حفاظت کا ذریعہ بنان پر اور ان کی آل پر درود و سلام ہو۔

امام صادق عليه السلام نے فرمایا جب تم عقیقه کرنا چاہو تو اس دعا کو پڑھو: «یا قومِ انی بَرِیْءٌ مِمَّا تُشْرِکُونَ انی وَجَهْتُ وَجْهی لِلَّذِی فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِیْفًا مُسْلِمًا وَمَا آنَا مِنَ الْمُسْرِكِینَ إِنَّ صَلَاتِی وَنُسُكِی وَمَحْیَايَ وَمَمْدُوا

۳۳، ص ۷

۲ خمینی، روح اللہ، مناسک حج، ص ۲۵۸ و ۲۵۹.

٢٥٨ ص ٣ الضاء

٣٠ جمادى الآخرة ١٤٢٧ هـ

۱۸، ۱۹، ۲۰

مَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذِلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ<sup>۱</sup> اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ بِسْمِ اللَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ  
اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ»۔<sup>۲</sup>

اے میری قوم میں بری ہوں اس سے جسے تم خدا کا شریک بناتے ہو میں نے اپنارخ اس کی طرف کیا ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا میں نرا کھرا مسلمان ہوں اور مشرکوں میں سے نہیں ہوں یقیناً میری نماز میری عبادت میری زندگی میری موت اللہ کیلئے ہے جو جہانوں کا رب ہے جس کا کوئی شریک نہیں یہی حکم مجھے دیا گیا ہے اور میں سر جھکانے والوں میں سے ہوں اے خدا تیرے لئے اور تجھ سے ہے خدا کے ساتھ اور اللہ بزرگ تر ہے اے معبود رحمت نازل فرمایا محمد وآل (ع) محمد پر اور فلاں ابن فلاں سے قبول فرماء۔

### عقیقہ کے بعد کی دعا

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا: جب عقیقہ کے جانور کو ذبح کیا جائے تو اس کے بعد اس دعا کو پڑھو: «وَجَّهْتُ وَجْهِي لِلَّذِي  
فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا مُسْلِمًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُسْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ  
الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ اللَّهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ اللَّهُمَّ هَذَا عَنْ فلان فلان کا بیٹا۔<sup>۳</sup>

امام باقر علیہ السلام سے بھی روایت ہے کہ عقیقہ کے جانور کو ذبح کرتے وقت اس دعا کو پڑھنا چاہیے: «بِسْمِ اللَّهِ وَبِاللَّهِ وَ  
الْحَمْدُ لِلَّهِ وَاللَّهُ أَكْبَرُ إِيمَانًا بِاللَّهِ وَثَنَاءً عَلَى رَسُولِ اللَّهِ وَالْعِصْمَةَ لِأَمْرِهِ وَالشُّكْرَ لِرِزْقِهِ وَالْمَعْرِفَةَ بِفَضْلِهِ عَلَيْنَا  
أَهْلَ الْبَيْتِ فَإِنْ كَانَ ذَكْرًا فَقُلِّ - اللَّهُمَّ إِنَّكَ وَهَبْتَ لَنَا ذَكْرًا وَأَنْتَ أَعْلَمُ بِمَا وَهَبْتَ وَمِنْكَ مَا أُعْطَيْتَ وَكُلُّ مَا  
صَنَعْنَا فَتَقَبَّلْهُ مِنَّا عَلَى سُنْتِكَ وَسُنْنَةِ نَبِيِّكَ وَرَسُولِكَ وَاحْسَأْ عَنَّا الشَّيْطَانَ الرَّجِيمَ لَكَ سُفِكَتِ الدَّمَاءُ لَا شَرِيكَ  
لَكَ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ»۔<sup>۴</sup>

<sup>۱</sup> انعام، ۱۶۲، ۱۶۳ اور.

<sup>۲</sup> کلمی، الکافی، محقق، غفاری، علی اکبر، آخوندی، محمد، ج ۲، ص ۳۱۔

<sup>۳</sup> ایضاً۔

<sup>۴</sup> ایضاً۔

## عقيقة کے گوشت کو تقسیم کرنے کا طریقہ

مستحب ہے کہ عقيقة کرنے کے بعد اس کی ہڈیوں کو نہ توڑا جائے بلکہ ہڈیوں کو ہر جوڑ سے الگ کر دیا جائے۔ لیکن عقيقة کی ہڈیوں کو دفن کرنا مستحب نہیں ہے۔ <sup>۱</sup> دائیٰ کو گوسفند کا ایک ران <sup>۲</sup> یا ایک چوتھائی <sup>۳</sup> یا ایک چوتھائی <sup>۴</sup> دینا مستحب ہے۔ اگر دائیٰ بچے کی دادی ہو یا اگر وہ اس کے زیر کفالت افراد میں سے ہو تو اس صورت میں دائیٰ کو کوئی حصہ نہیں دیا جائے گا۔ اگر فرزند کسی دائیٰ کے بغیر متولد ہوا ہو تو عقيقة کا گوشت اس کی ماں کو دیا جاتا ہے اور وہ اپنی مرضی سے جسے چاہے دے سکتی ہے <sup>۵</sup> اور بقیہ گوشت کو ضرورت مند مومنین کے درمیان تقسیم کریں، لیکن بہتر یہ ہے کہ باقی گوشت کو پانی اور نمک کے ساتھ پکائیں اور وہ اس کا گوشت کم از کم دس مومنین کو کھلائیں، اور افراد جتنے زیادہ ہوں گے، اتنی ہی زیادہ فضیلت ہوگی۔ <sup>۶</sup>

والدین اور وہ لوگ جن کے اخراجات بچ کا باپ اٹھاتا ہے عقيقة کا گوشت نہ کھائیں، اسی طرح بہتر ہے کہ اس گوشت کے ساتھ بنا ہوا کھانا بھی نہ کھائیں۔ ماں کے لئے عقيقة کا گوشت کھانا زیادہ مکروہ ہے لیکن اس میں کوئی حرج نہیں ہے کہ ماں اپنے غریب پڑو سی کو عقيقة کا گوشت دے۔ <sup>۷</sup> بچے کی پیدائش کے ساتویں دن بچے کا بال منڈوانا اور اس کے بال کے وزن کے برابر سونا یا چاندی صدقہ دینا اور عقيقة ایک ساتھ انجام دینا چاہیے۔ لیکن مستحب یہ ہے کہ پہلے بچے کا سر منڈوایا جائے اور پھر عقيقة کرنا چاہیے۔ <sup>۸</sup>

## عقيقة کا مختصر فقہی حکم

۱۔ بیٹے یا بیٹی کے لئے عقيقة کرنا مستحب ہے۔

۲۔ پیدائش کے ساتویں دن عقيقة کرنا مستحب ہے۔

<sup>۱</sup> گلبینی، الکافی، ج ۲، ص ۲۹۔

<sup>۲</sup> فاضل لنکرانی، محمد، جامع المسائل، ج ۲، ص ۳۸۹۔

<sup>۳</sup> گلبینی، الکافی، ج ۲، ص ۲۸۔

<sup>۴</sup> ایضاً، ص ۳۲۔

<sup>۵</sup> ایضاً، ص ۲۷۔

<sup>۶</sup> ایضاً، ص ۳۲۔

<sup>۷</sup> گلبینی، الکافی، ج ۲، ص ۲۹۔

<sup>۸</sup> منسوب به امام رضا، فقہ الرضا، ص ۲۳۹۔

<sup>۹</sup> گلبینی، الکافی، ج ۲، ص ۳۲۔

<sup>۱۰</sup> ایضاً، ص ۳۳۔

<sup>۱۱</sup> بہاء الدین عاملی، محمد بن حسین، ساویجی، نظام بن حسین، جامع عباسی، و تکمیل آن، ص ۲۹۳۔ بہجت، محمد تقی، جامع المسائل، ج ۳، ص ۹۸۔

- ۳۔ اگر والدین بچے کا عقیقہ نہ کریں تو اس کی استحباب ختم نہیں ہو گی لہذا بچہ بلوغت کے بعد اپنا عقیقہ کر سکتا ہے۔
- ۴۔ میت کی طرف سے عقیقہ کرنے میں کوئی حرج نہیں۔
- ۵۔ عقیقہ اونٹ یا گائے یا بھیڑ یا بکری کا ہونا ضروری ہے۔
- ۶۔ عید الاضحیٰ کی مستحب قربانی عقیقہ کے لئے کافی ہے۔
- ۷۔ عقیقہ کے جانور کا صحت مند اور موٹا ہونا مستحب ہے۔
- ۸۔ عقیقہ کا گوشت ہڈیوں کو توڑے بغیر جدا کرنا بہتر ہے۔
- ۹۔ عقیقہ کا چوتھائی حصہ دائی کو دینا مستحب ہے اور اس میں جانور کی ران اور ٹانگ بھی شامل ہو۔
- ۱۰۔ عقیقہ کو کچے اور پکے دونوں طریقوں سے تقسیم کیا جاسکتا ہے۔
- ۱۱۔ پکا ہوا عقیقہ متعدد مومنین کو کھلانا مستحب ہے اور اگر دس یا اس سے زیادہ لوگ ہوں تو اسے کھائیں اور بچے کے لیے دعا کریں۔
- ۱۲۔ باپ اور جو شخص اس کی روٹی کھاتا ہے (خاص طور پر ماں) کا عقیقہ کا گوشت کھانا کرنا مکروہ ہے۔
- ۱۳۔ ہر عقیقہ صرف ایک شخص کے لئے شمار ہوگا۔
- ۱۴۔ عقیقہ کے بدلتے عقیقہ کا صدقہ دینا کافی نہیں ہے۔

### فقہی احکام کا تربیتی تحریزیہ و تحلیل سے مراد

فقہی احکام کا تربیتی تحریزیہ و تحلیل ایک عقلی کاوش ہے جو قرآن و سنت، استدلال اور تجربے سے حاصل کردہ حقائق پر مبنی ہے تاکہ احکام کے اسباب، اسرار اور حکمتوں کی چھان بین کے ساتھ ساتھ تربیتی پہلو سے احکام فقہی پر عملی پابندی کے اثرات و نتائج کو پیش کر سکے۔<sup>۱</sup>

### فقہی احکام کے تربیتی تحریزیہ و تحلیل کے لیے ضروری اقدامات

فقہی احکام کے تربیتی تحریزیے کے لیے کچھ اقدامات ضروری ہیں جنہیں ہم یہاں اختصار کے ساتھ پیش کریں گے۔

---

ابناری، علی ہمت، تحلیل تربیتی احکام فقہی در تعلیم و تربیت اسلامی، مطالعات فقه تربیتی۔

۱۔ موضوع سے متعلق حکم یا احکام کے مجموعہ کو معین کرنا  
پہلے مرحلے میں کسی بھی موضوع کے حکم یا احکام کے مجموعے کو خواہ وہ تربیتی ہو یا غیر تربیتی معین کیا جاتا ہے۔ کبھی موضوع بہت  
ہی جزوی اور اس کا ایک ہی حکم ہوتا ہے جیسے غیر میزبانی کے ذبح کا جائز ہونا، لیکن کبھی موضوع کلی اور اس کے مختلف زاویے اور  
پہلو ہوتے ہیں جس کی بنابرہ ایک کا جدا جدا حکم ہے۔ مثال کے طور پر عقیقہ کے استحباب کا حکم لیکن اس کے ساتھ ساتھ اور بھی  
اس کے مختلف جزوی احکام ہیں جیسے عقیقہ کا وقت، عقیقہ کے اقسام، عقیقہ کرنے کا طریقہ وغیرہ۔ لہذا جہاں موضوع کے مختلف  
جهات ہو وہاں اس موضوع سے مربوط جتنے بھی احکام ہیں ان سب کا معین ہونا ضروری ہے۔

۲۔ فقهاء کے استدلال اور فقہی منابع کی طرف مراجعہ کرنا  
دوسرے مرحلے میں محقق فقہی منابع اور فقهاء کے استدلال کے طریقہ کار کا مشاہدہ کرتا ہے۔ یعنی فقهاء نے فقہی احکام استنباط  
کرنے کے لیے کوئی عقلی، قرآنی اور روایتی دستاویزات سے استفادہ کیا ہے؟ یقیناً ایک محقق فقهاء کی طرف سے بیان شدہ  
تجربات اور معلومات کو تربیتی تجزیہ و تحلیل اور تربیتی نکات بیان کرنے کے لئے استعمال کرے گا۔

۳۔ آیات اور احادیث کی طرف مراجعہ کرنا  
تیسرا مرحلہ میں محقق کو موضوع سے متعلق آیات اور احادیث کی طرف مراجعہ کرنا چاہیے۔ بعض اوقات فقهاء اپنی استنباط  
میں آیات و روایات کی طرف اشارہ کرتے ہیں لیکن پھر بھی خود محقق کو ان آیات و روایات کی طرف رجوع کرنا چاہیے کیونکہ  
یہ زیادہ اہمیت کا حامل ہے۔ فقیہ اور محقق کا نقطہ نظر اہداف کے مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف ہو سکتا ہے۔ لہذا یہ دعویٰ کر سکتے  
ہیں کہ محقق کو ہر حال میں اس موضوع سے متعلق آیات و احادیث کی طرف رجوع کرنا چاہیے اور اپنے اہداف کے مطابق ان  
سے استفادہ کرنا چاہیے۔

۴۔ موضوع سے متعلق تربیتی علوم اور نفسیاتی علوم کی طرف مراجعہ کرنا  
فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کے لئے ایک اور قدم تربیتی علوم اور نفسیاتی علوم کے نتائج کی طرف مراجعہ کرنا ہے مخصوصاً  
جب احکام کا موضوع ایک خاص تربیتی موضوع ہو۔ آج کل نفسیاتی علوم اور تربیتی علوم، مختلف تربیتی موضوعات کے بارے میں  
مفید معلومات فراہم کرتے ہیں جن کا علم محقق کو احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل میں مدد کرتا ہے۔

## ۵۔ خود محقق کا غور و فکر کرنا

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کرنے کے لئے محقق کو فقہ اور علوم تربیتی دونوں میں ماہر ہونا چاہیے تاکہ وہ اچھے طریقہ سے فکر کرنے کے بعد کچھ تربیتی نکات استنباط کر سکے۔ یقیناً ایک ماہر شخص ہی ذہنی اور عقلی کوشش کے ساتھ اس موضوع کے بارے میں سوچ سکتا ہے اور اپنی تجربات اور مہارت کی بنیاد پر اس موضوع کے بارے میں کچھ تجاذبی پیش کر سکتا ہے۔

## ۶۔ تربیتی نکات استنباط کرنا

فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کا سب سے اہم مرحلہ حکم اور اس کے موضوع سے مربوط تربیتی نکات کا استنباط ہے۔ یہ مرحلہ حقیقت میں پچھلے مراحل پر مبنی ہے۔ محقق پچھلے مراحل سے حاصل کردہ معلومات کی مدد سے تربیتی نکات کا استنباط کرتا ہے اور اس کے مطابق ہی بعض موارد میں تربیتی دستور العمل فراہم کرتا ہے۔

## فقہی احکام کے تربیتی تجزیہ و تحلیل کے آثار اور فوائد

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل فقہ تربیتی اور تربیت فقہی کے میدان میں اہم اثرات اور فوائد کا حامل ہے۔ ان میں سے بعض کی طرف ہم یہاں اشارہ کرتے ہیں:

### ۱۔ شرعی حکم کے استنباط میں مدد

جیسا کہ پہلے ذکر ہوا کہ تحلیل تربیتی، فقہی احکام کے اسباب، اسرار، اثرات اور نتائج کی تحقیق سے متعلق ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ احکام شرعی کے استنباط میں اہم کام فقہی احکام کے اسباب، اسرار، اثرات اور مصالح و مفاسد کو کشف کرنا ہے۔ مشہور شیعہ بناء کے مطابق شرعی احکام مصالح اور مفاسد کے تابع ہیں اور اسی کے مطابق ہی احکام، واجب، حرام، مستحب، مباح اور کراہت سے متصف ہوتے ہیں۔ لذا فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل، مصالح و مفاسد نیز فقہی موضوعات کے ثبت اور متین پیغامات کو کشف کرنے میں فقہ کی مدد کرتا ہے۔ مثال کے طور پر بچے کی سرپرستی خواہڑکا ہو یا لڑکی دوسال کے بعد کس شخص کی ذمہ داری ہے؟ اس مسئلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے۔ اب اگر تربیتی تجزیے کی مدد سے (خواہ آیات اور روایات کی مدد سے یا عقل اور علوم تربیتی کے ذریعہ اس حکم کی حکمت کچھ اس طرح سے کشف ہو جائے کہ ماں، بیٹی اور باپ، بیٹی کی سرپرستی اور پرورش کے لئے زیادہ موزوں ہے اور اسی میں ہی الزامی مصلحت موجود ہے اس وقت فقہاء اسی الزامی مصلحت کو مد نظر رکھتے ہوئے بیٹی کے لیے ماں اور بیٹی کے لیے باپ کی سرپرستی کے وجوب کا فتویٰ دے سکتے ہیں۔

## ۲۔ فقہی ثانوی عناءوین کی شناخت میں مدد

نقہ میں ایک جہت سے دو قسم کے احکام موجود ہیں : پہلا حکم اولی اور دوسرا حکم ثانوی۔ حکم ثانوی سے مراد وہ حکم ہے کہ جب موضوع پر کوئی دوسرا عنوان عارض ہو جائے جیسا کہ روزہ حکم اولی کی بنا پر تمام افراد پر واجب ہیں لیکن اگر کوئی طویل مدت کے لئے بیمار ہو جائے اور روزہ نہ رکھ سکے تو پھر اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔

تریبی تجزیہ و تحلیل کے نتائج میں سے ایک فقہی موضوعات پر ثانوی عناءوین کے عارض ہونے کی تشخیص ہے خاص طور پر تربیتی موضوعات میں اس کی اہمیت بہت ہی زیادہ ہے کیونکہ تربیتی تجزیہ و تحلیل کے ذریعہ بعض موارد میں عناءوین ثانویہ کی تشخیص ہو جاتی ہے۔ اس معنی میں کہ ایک فقہی حکم کا جو تجزیہ پیش کیا جاتا ہے اس کے کچھ خاص حکمت اور اسرار موجود ہوتے ہیں لیکن ممکن ہے کہ بعض موارد میں سماجی، تعلیمی یا اخلاقی مضر اثرات موجود ہوں اور کوئی ثانوی عنوان عارض ہو اور حکم تبدیل ہو جائے۔ جیسا کہ بچے کی پرورش اور اس کی دیکھ بھال کی اصل ذمہ داری باپ کی ہے لیکن کسی بھی طریقہ سے باپ کے اندر اس کی پرورش اور دیکھ بھال کے شرائط موجود نہ ہو مثلاً باپ فاسد اور بد کردار ہو تو اس صورت میں اس کی سرپرستی سے بچے کے لیے ناقابل تلافی منفی تربیتی نتائج ہیں یا باپ کسی ایسی ذہنی بیماری میں متلا ہو جائے جس کی وجہ سے وہ بچے کی سرپرستی سے قادر ہو تو حکم ثانوی کی بنا پر اس سے ولایت کا حق سلب ہو جاتا ہے اور بچے کی سرپرستی کی ذمہ داری کسی اور کسی سپرد کی جاتی ہے۔

## ۳۔ فقہی تربیت میں مدد

فقہی تربیت کا تعلق اس بات سے ہے کہ لوگ کس طرح شرعی احکام پر پابندی کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔ اسی بنا پر مسلمان اپنے گفتار، رفتار اور اعمال میں تمام شرعی احکام کو اہمیت دیتے ہوئے اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتا ہے اور شریعت کے برخلاف کوئی کام انجام نہیں دیتا۔ فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل، تعلیم و تربیت کے ذمہ دار افراد اور اسائندہ کرام کے لیے مدد کرتا ہے تا کہ متریابان شرعی احکام کے اسباب، اسرار، اثرات اور نتائج سے واقف ہوں اور وہ یہ محسوس کریں کہ شرعی احکام کی پیروی ان کے لیے ثابت نتائج کا باعث بنتی ہے اور انھیں بعض ممکنہ مقنی نتائج سے محفوظ رکھتی ہے۔ جب انھیں اس چیز کا علم ہو جائے تو یہی چیز انھیں شرعی احکام پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔ کیونکہ جس شخص کو اپنے عمل کے فائدہ کا علم ہو وہ عام طور پر زیادہ دلچسپی کے ساتھ عمل کرتا ہے۔ اس کے مقابلہ میں اس کے عمل کو بے نتیجہ قرار دینے والے تمام وسوسہ انگیز خیالات بھی اسے شرعی احکام پر عمل کرنے سے نہیں روک سکتا۔<sup>۱</sup> فخر ازی کے مطابق فلسفہ احکام کی شناخت بہت زیادہ فائدہ مند ہے کیونکہ انسانی نفوس عقلی

<sup>۱</sup> اعرافی، علی رضا، فقہ تربیتی، ص ۳۲۲، قم، موسسه اشراف و عرفان، ۱۳۹۱۔

<sup>۲</sup> بہرائی، محمد، فلسفہ احکام در قرآن، ص ۷۰، مجلسیہ شوہنشہ بائی قرآنی، ۷، ۲۰۱۳۔

اور علمی ملک کے مطابق احکام کو قبول کرنے کی زیادہ خواہش رکھتی ہے اور اس کے برعکس تبدیلی احکام کو قبول کرنے کی طرف زیادہ رجحان نہیں رکھتا ہے۔<sup>۱</sup>

فقہی احکام کا تربیتی تجزیہ و تحلیل اور فقہی احکام کے تربیتی پہلوؤں کو اجاگر کرنے سے زندگی میں فقهہ کا مقام بالخصوص تعلیم و تربیت کے میدان میں زیادہ واضح ہو جاتا ہے اور فقہی احکام کی نسبت انسان کے انکار زیادہ ثابت ہو جاتا ہے جس کی نتیجے میں فقهہ میں دلچسپی زیادہ اور احکام کی عملی پابندی میں اضافہ ہو جاتا ہے اور آخر کار فقہی تربیت پر توجہ مزید زیادہ ہو جاتی ہے۔

### فقہی حکم عقیقہ کا تربیتی تجزیہ و تحلیل

۱۔ فرزند کے لیے عقیقہ کرنا، والدین کے لیے اس کے اخراجات کو مد نظر رکھتے ہوئے، فرزند کی دینی تربیت کے لیے ان کی اہمیت کی علامت ہے۔

۲۔ بچے کا عقیقہ کرنا گویا اس کی شخصیت کا احترام کرنا ہے اور گویا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ بچہ والدین کے لیے کتنا عزیز اور قیمتی ہے۔ اور یہ جب بچہ بڑا ہو جاتا ہے اور اسے یہ بات معلوم ہو جاتا ہے کہ اس کے والدین نے معاشی مسائل کے باوجود اس کی سلامتی کی خاطر اتنا خرچ کیا ہے تو اسے یہ احساس ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے والدین کے لئے کس قدر ارز شمند ہیں۔ اور اس بات اس کے دو اثرات ہو سکتے ہیں: پہلا یہ کہ اس کے والدین کے درمیان احترام کا رشتہ مضبوط سے مضبوط تر ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ اسے یہ احساس دلاتا ہے کہ وہ والدین کے لئے کس قدر قابل ارزش ہیں جس کے نتیجہ میں اس کے اندر خود اعتمادی کو تقویت مل جاتی ہے۔

۳۔ عقیقہ کی تقریب میں لوگوں کی شرکت اور ان کا مہمان ہونا حاضرین کے لیے بچے اور اس کی پیدائش کے بارے میں ایک خوشنگوار یاد پیدا کرتا ہے، اور اس کی وجہ سے وہ مستقبل میں بچے کے ساتھ بہتر انداز میں رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ یعنی اس تقریب کی وجہ سے مہماںوں کے اندر اس بچے کے ساتھ خاص رجحان اور دلچسپی پیدا ہو جاتی ہے اور نیتیجاً جب بھی وہ اسے دیکھیں گے تو فطری طور پر اس کے ساتھ حسن سلوک کریں گے اور دوسروں کے مقابلہ میں اس کے ساتھ زیادہ محبت کریں گے۔ جس کے نتیجے میں بچے کے اندر خود اعتمادی کو تقویت مل جاتی ہے جس کی بنابر زندگی میں وہ بہتر کار کر دیگی کا مظاہرہ کرتا ہے۔

۴۔ عقیقہ کی محل میں نیک لوگوں کی موجودگی اور بچے کے لیے ان کی دعا اس کی کامیابی اور نجات کی بنیاد فراہم کرے گی۔

۵۔ عقیقہ بچے کی زندگی کے لیے ایک قسم کافر یہ ہے اور یہ اس کی صحت و سلامتی کا سبب بنتا ہے۔ اسی لیے گو سنہ کو ذبح کرتے وقت یہ دعا پڑھتے ہیں: (اللهم عظمها بعظمہ و دمها بدمعہ و شعرها بشعرہ ...)

۶۔ عقیقہ والدین اور بچے کو خدا کے قریب لاتا ہے، اور یہ والدین کے بارے میں واضح ہے کیونکہ وہ خدا کی رضا کے لیے عقیقہ کرتے ہیں۔ عقیقہ کے دوران جو دعا پڑھی جاتی ہے اس میں یہ موجود ہیں: (لک سفکت الدماء لا شریک لک و الحمد لله رب العالمین) اے اللہ میں نے یہ خون تیرے لیے انعام دیا ہے۔ بچے کے لئے بھی قربت خداوندی واضح ہے کیونکہ یہ قربانی اس کے لئے انعام دے رہا ہے۔ جیسا کہ عقیقہ کی دعائیں یہ موجود ہیں: (اللهم صل علی محمد وآل محمد و قبل من فلان بن فلان) اے اللہ محمد وآل محمد پر رحمت نازل فرماء اور اس قربانی کو فلاں بن فلاں کے لئے قبول کر۔

۷۔ عقیقہ انسان کے لیے خدا کی نعمتوں کا ایک شکرانہ ہے۔ روایات کے مطابق فرزند خدا کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے اور یہ عقیقہ اس کی ولادت کا شکرانہ ہے: (عن ابی جعفر: قال اذا ذبحت فقل بسم الله و با الله و الحمد لله و الله اکبر ایمانا بالله و ثناء على رسول الله و العصمه لامرہ و الشکر لرزقه)

۸۔ عقیقہ شیطان کو والدین اور اولاد سے دور رکھنے اور اس کے منفی اثرات سے بچانے کا سبب بنتا ہے۔ (لک سفکت الدماء لا شریک لک و الحمد لله رب العالمین اللهم اخسأ الشیطان الرجيم)

۹۔ والدین کے لئے عقیقہ کا گوشت کھانا مکروہ ہے اسی لئے وہ اس سے پر ہیز کرتے ہیں۔ والدین کا یہ عمل گویا اپنے نفس کے ساتھ مقابله اور ایک قسم کی خود سازی ہے اور اس کا معنوی اثر بالواسط خود بچے تک پہنچتا ہے کیونکہ والدین بچوں کے لیے عملی روی ماذل ہیں اور شائستہ والدین ہی شائستہ بچوں کی پروردش کر سکتے ہیں۔

۱۰۔ عقیقہ کرنا ضرورت مندوں کے لیے ایک طرح کی معاشری امداد ہے اور اس سے معاشرے میں ضرورت مندوں کی عزت نفس بلند ہو جاتی ہے اور معاشرے میں بد عنوانی کم ہو جاتی ہے، اور یہ بالآخر معاشرے کے ماحول کو سالم بنانے میں مدد کرتا ہے۔ سالم ماحول میں ہی صحت مند اور سالم افراد کی تربیت کر سکتا ہے۔

۱۱۔ مومنین کی کسی جماعت کو کسی محفل میں مدعو کرنا اور جشن منانا، [جیسا کہ روایات میں بھی اس کی تاکید کی گئی ہے] مومنین کا ایک دوسرے سے زیادہ مانوس ہونے اور مومنین کے نیٹ ورک کی تشکیل کا سبب بنتا ہے اور ان میں مزید اتحاد اور ہمدردی پیدا ہوتی ہے اور آہستہ آہستہ ایک سالم اور با ایمان معاشرے کی تشکیل کا سبب بنتا ہے۔ با ایمان اور سالم معاشرہ ہی اپنے افراد کی تربیت کر سکتا ہے۔

۱۲۔ والدین عاطفی مسائل کی بنا پر تسلی اور حوصلہ افزائی محسوس کرتے ہیں کیونکہ لوگوں نے ان کی خوشیوں میں شرکت کی ہے اور یہ ان میں مزید خوشی اور مسرت فراہم کرنے کے علاوہ، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے کے لئے ایک تغیری جذباتی جذبہ پیدا کرتا ہے۔

۱۳۔ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی راہ خدا میں قربانی کی یاد دہانی ہے اور تمام والدین کے لئے خداوند متعال کے احکام کی تعمیل کی راہ میں ایک درس ہے۔

## منابع:

### قرآن کریم

۱. ابن بابویه، محمد بن علی، من لا يحضره الفقيه، محقق، مصحح، غفاری، علی اکبر، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ دوم، ۱۳۹۳ق.
۲. اعرافی، علی رضا، فقه تربیتی، قم، موسسه اشراف و عرفان، ۱۳۹۱ق.
۳. بnarی، علی همت، تحلیل تربیتی احکام فقهی عرصه ای ناکاویده در تعلیم و تربیت اسلامی، مطالعات فقه تربیتی، ش، ۷، ۱۳۹۶.
۴. بهرامی، محمد، فلسفه احکام در قرآن، مجله پژوهش‌های قرآنی، ۷، ۲، ۱۳۷۸.
۵. بهاء الدین عاملی، محمد بن حسین، ساوجی، نظام بن حسین، جامع عباسی، و تمجیل آن، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ اول، ۱۳۲۹.
۶. بهجت، محمد تقی، جامع المسائل، نشر دفتر معظم‌له، چاپ دوم، ۱۳۲۶ق.
۷. حر عاملی، محمد بن حسن، تفصیل وسائل الشیعیة‌یا تحصیل مسائل مسائل الشیعیة، قم: مؤسسه آل‌البیت (ع)، ۱۳۰۹ق.
۸. خمینی، روح‌الله، تحریر الوسیله، ج ۲ و ۳، قم، مؤسسه مطبوعاتی امام‌عیلیان، بی‌تا.
۹. شریف مرتضی، علی بن حسین موسوی، الانتصار فی انفرادات الإمامیة، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ اول، ۱۳۱۵ق.
۱۰. صدوق، محمد بن علی، عیون إخبار الرضا علیه السلام، تهران: نشرجهان، ۸، ۷، ۱۳۳۷ق.
۱۱. صدوق، من لا يحضره الفقيه، محقق، مصحح، غفاری، علی اکبر، قم، دفتر انتشارات اسلامی، چاپ دوم، ۱۳۹۳ق.
۱۲. طریحی، فخر الدین، مجمع المحررین، کتاب‌بفروشی مرتضوی، تهران، ۵، ۷، ۱۳۱۳ش.
۱۳. طوی، المبسوط فی فقه الإمامیة، مصحح، سید محمد تقی، المکتبة المرتضویة بالحیاء، الاتصال الجعفریة، تهران، چاپ سوم، ۷، ۱۳۸۷ق.
۱۴. طوی، محمد بن علی بن حمزه، الوسیلہ‌یا نیل الفضیلۃ، مصحح، محمد حسون، انتشارات کتابخانه آیه‌الله مرعشی خجفی، قم، چاپ اول، ۱۳۰۸ق.
۱۵. طوی، تهذیب الأحكام، محقق، مصحح، موسوی خرسان، حسن، تهران، دارالکتب الإسلامية، چاپ چهارم، ۷، ۱۳۰۷ق.
۱۶. عاملی، شهید ثانی، زین الدین بن علی، الروضۃ البیتیة فی شرح اللعنة الدمشقیة، کتاب‌بفروشی داوری، قم، چاپ اول، ۱۳۱۰ق.
۱۷. حلی، حسن بن یوسف بن مطهر، مختلف الشیعیة فی احکام الشیعیة، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ دوم، ۱۳۱۳ق.
۱۸. حلی، ابن اوریس، محمد بن منصور بن احمد، السرایر الحاوی لتحریر الفتاوی، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ دوم، ۱۳۱۰ق.
۱۹. طوی، الخلاف، مصحح، علی خراسانی، سید جواد شهرستانی، مهدی ط نجف، مجتبی عراقی، دفتر انتشارات اسلامی، قم، چاپ اول، ۷، ۱۳۰۸ق.
۲۰. حلی، یحیی بن سعید، الجامع للشرع، مؤسسه سید الشهداء العلییة، قم، چاپ اول، ۱۳۰۵ق.
۲۱. حسینی روحانی قمی، سید صادق، فقه الصادق (ع)، دارالکتاب، مدرسه امام صادق (ع)، قم، چاپ اول، ۱۳۱۲ق.
۲۲. فاضل لنگرانی، محمد، جامع المسائل، انتشارات امیر قلم، قم، چاپ یازدهم.
۲۳. فخر رازی، محمد بن عمر، المحمول، بیروت، ۱۳۲۰.
۲۴. کلینی، الکافی، محقق، غفاری، علی اکبر، آخوندی، محمد، دارالکتب الإسلامية، تهران، چاپ چهارم، ۷، ۱۳۰۷ق.
۲۵. محلسی، محمد باقر، مرآۃ العقول فی شرح إخبار آل الرسول، چاپ دوم، تهران: دارالکتب الإسلامية، ۱۳۰۳ق.
۲۶. منسوب به امام رضا، فقه الرضا، مؤسسه آل‌البیت، مشهد، چاپ اول، ۱۳۰۶ق.